

## قرآن مجید کے الفاظ و کلمات کے معنی و تفسیر

بعض حضرات مذہب و تہذیب کا اصل مطلب ہی نہیں سمجھتے نہ تو تہذیب سے مراد ایصالِ ثواب ہے۔

**حدیث شریف:** حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے تو کونسا حدیثہ بجز ہے۔ سرکارِ اعظم نے ارشاد فرمایا یا نبی! کہ تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتوں کھدوا یا اور کہا کہ یہ کتوں سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں کا ہے۔ (ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ)

**حدیث شریف:** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا ظم نے عبد اللہ بن ابی اسحاق پر ایک بیٹہ حاذق کے قریب یا یہ قریبی میری اور میری امی کے ان لوگوں کی طرف سے جنہوں نے قربانی نہیں کی۔ (ابوداؤد کتاب الاضاعی)

ان دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ ایصالِ ثواب کیلئے پالی پانا قربانی کرنا ایک مستحب عمل ہے یا کسی شخص کے لیے جو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہم عصاں ہے بعد از مسلمانان ان کے ایصالِ ثواب کیلئے کوئی بھی پوری کا اہتمام کرتے ہیں۔

غیر اللہ کے نام سے منسوب کرنے کا قصور ہر ایک کو معلوم ہے وہ یہ کہ جس طرح ہم یہ کہتے ہیں کہ میری نماز میرا روزہ میرا حج میری قربانی ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت ہوتا ہے اس طرح سب آدموں کے الگ الگ نام رکھے جاتے ہیں تاکہ پہچان ہو جائے مگر مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اس طرح ایصالِ ثواب کی الگ الگ صورتیں ہیں نام بہر اہد ہر ایک جیسے ستم جہنم دوسوں پر ہی عرس گمایا رہیں اور کوڑے کی ناز و نگر مقصد فقط ایصالِ ثواب ہے۔

**بعض لوگوں کا یہ اعتراض ہے کہ کوڑے کی ناز و نگر حضرت کی مشابہت ہے؟**

میتکروں ایسے کام ہیں جنہیں ہم مسلمان بھی کرتے ہیں اور شیعہ حضرات بھی کرتے ہیں مثلاً نماز روزہ حج عبادت قرآن پاک شہ قد رشب ہرات میرین میں نماز وغیرہ ایسے کام ہیں جنہیں شیعہ بھی کرتے ہیں اور عام مسلمان بھی کرتے ہیں تو کیا آپ یہ رائے دیں گے کہ مسلمانان ان تمام کاموں کو کرنا چھوڑ دیں؟

حقیقت میں امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسنے والے ہم ہیں کیونکہ ہم گستاخ و بے ادب نہیں ہیں۔

**امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد یا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کا جشن**

یہ اہل سنت پر الزام ہے کہ وہ کسی صحابی رسول کے وصال پر جشن مناتے ہیں یہ بات پانے نبوت کو کھینچ نکلی ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال کہیں سے بھی بائیس رجب کو ثابت نہیں ہے بلکہ بائیس رجب المرجب حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کی تاریخ ہے۔ اب آپ کے سامنے تھوہرین کے اقوال پیش کئے جاتے ہیں۔

1..... حضرت امام علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال رجب کی چاند تاریخ کو ہوا۔

2..... حضرت امام محمد بن بربر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کی تاریخ کیم رجب لکھی۔

3..... علامہ ابن جوزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال پندرہویں رجب کو ہوا۔

4..... علامہ الحافظ ابن عبد البر اندلسی علیہ الرحمہ اور علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے اپنی کتابوں میں لکھا کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو رجب کی چاند تاریخ پائی تھیں۔

ان تمام دلائل سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ بد مذہب اہل علم کا شکار ہیں وہ تحقیق کر کے ان مستند اقوال کو بیان نہیں کرتے جن میں وہ شک بھی نہیں کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یوم وصال بائیس رجب ہے مطلب یہ ہے کہ جب یوم وصال بائیس تاریخ نہیں ہے تو پھر جشن منانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اعتراض کرنے والے یہ بات ماننے کو ہرگز تیار نہیں بلکہ اس ہٹ دھرمی پر ہیں کہ بائیس رجب ہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کا دن ہے کہ اگر ہم کچھ دیر مان بھی لیں کہ حضرت امیر معاویہ کے وصال کی تاریخ بائیس رجب ہے پھر تو بہت اچھا کام ہو گیا کیونکہ ہم پہلے بائیس رجب حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یوم وصال دینے کی وجہ سے صرف ان کے ایصالِ ثواب کے کھیر پوری کا اہتمام کرتے تھے مگر اب ایصالِ ثواب کیلئے بائیس رجب کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یوم وصال بھی شامل کر لیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور دین پر ثابت قدمی نصیب فرمائے۔ (آمین)